دکھی انسانیت کی خدمت عین عبادت ہے: چودھری فرخ الطاف

دینہ (نامہ نگار) دکھی انسانیت کی خدمت موجودہ دور میں بڑی نیکی ہے۔ ایک آنکھ کی روشنی تمام جہانوں کی روشنی ہے۔ انسانوں کی خدمت آخرت میں ذریعہ نجات ہے۔ ان خیالات کا اظہار ناظم جہلم چوہدری فرخ الطاف نے انجمن بہبود مریضاں پاکستان ڈنمارک کے زیر اہتمام پرائمری ہیلتھ سنٹر دینہ میں قائم کردہ اقبال آئی بلاک کا افتتاح کرتے ہوئے شرکاء سے خطاب کے دوران کیا۔ تقریب کی صدارت تحصیل ناظم دینہ چوہدری جاوید حسین نے کی۔ بائیو نیشنل کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر انور نسیم نے انجمن بہبود مریضاں کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ انجمن اپنی مدد آپ کے تحت گزشتہ چند سالوں میں 4 ہزار کے قریب مریضوں کا مفت علاج کر چکی ہے یہ صدقہ جاریہ ہے جسکی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ تحصیل ناظم چوہدری جاوید حسین نے کہا کہ ضلعی حکومت نے رورل ہیلتھ سنٹر دینہ کو اپ گریڈ کر کے تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا ہے۔ عوام علاقہ کی بہتر سہولیات کے لئے مزید فنڈز مہیا کریں گے۔ اقبال آئی بلاک کی تعمیر دینہ میں طبی ترقی کی اعلیٰ کوشش ہے۔ تقریب سے انجمن بہبود مریضاں کے سرپرست اعلیٰ حاجی محمد اقبال نے بھی خطاب کیا۔

دوسروں کا دکھ بانٹنے والا ایک تنہا شخص محمد اقبال کی جدوجہد کی کہانی

نوائے وقت لندن کیلئے برمنگھم سے جاوید اختر چودھری لکھتے ہیں

پچھلے وقتوں میں کسی شاعر نے خدمت خلق کے حوالے سے کہا تھا

ہم کو منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا
پل بنا، چاہ بنا، مسجد و تالاب بنا

لیکن اب وقت بہت آگے بڑھ چکا ہے پل کی تعمیر ہو یا درخت کے لئے یا مسافر پانی کی فراہمی کے لئے کنوئیں ہوں یا اب وہاں آب رسانی کے دوسرے ذرائع بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ مساجد کی تعمیر کے لئے عوام اب چندہ دیتے ہیں اور مساجد اور علما کرام کا وقتاً فوقتاً بڑھ جاتے ہیں مساجد کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کی تعمیر کا سلسلہ پچھلے کئی برسوں سے روبہ ترقی ہے مساجد عوام کے چندے سے تعمیر ہوتی ہے اور اس کا انتظام و انصرام ایک کمیٹی کے ہاتھ ہوتا ہے جبکہ دارالعلوم عموماً علماء کرام اسی قسم کے ادارے تعمیر کراتے ہیں جن کی فراہمی کے لئے حضرات بھی عوام ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں لیکن منتظم کا پورا کنٹرول ان کے ہاتھوں میں ہوتا ہے چندہ دینے کے بعد عوام اس کے انتظامات کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

اب انسانیت کی خدمت کے لئے مختلف طریقوں اور مختلف ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں پچھلے چند برسوں میں ایدھی فاؤنڈیشن شوکت خانم ہسپتال اور دیگر فلاحی تنظیموں نے انسانیت کے لئے گراں قدر کام کئے ہیں مذکورہ تنظیموں نے بھی اپنے فلاحی کاموں کے لئے عوام سے اپیل کی اور ان کی مرادیں پائیں۔ چندہ دینے والوں پر اگر نظر دوڑائی جائے تو سب سے زیادہ چندہ عام لوگ دیتے ہیں۔ بیرون پاکستان کے لوگ یا یورپ اور امریکہ کے جب کہ سیاسی لیڈر، جاگیر دار، وڈیرے اور صنعتکار اپنی دولت سے جدائی برداشت نہیں کرتے۔ فلاحی کاموں کے سلسلے میں ایک نام حاجی محمد اقبال صاحب کا بھی نظر آتا ہے پاکستان میں 8 اکتوبر 2005ء کے حوالے سے انہوں نے بھی خاصا کام کیا ہے۔ آپ اقبال کی جدوجہد کی روداد سنیں تو آپ کو حیرت بھی ہوگی اور خوشی بھی کہ اقبال نے رفاہی مدد کرنے کی مثال دے کر فلاحی کاموں کا ایک پہاڑ تعمیر کر دیا ہے اسی سلسلے میں ان سے جو معلوماتی گفتگو ہوئی وہ قارئین نوائے وقت کے لئے پیش خدمت ہے۔

محمد اقبال ادھر گاؤں ضلع جہلم کے حق نواز صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ حق نواز ایک عام زمیندار تھے وہ اپنے بیٹے کو پڑھانا چاہتے تھے جب محمد اقبال پچھلی جماعت میں داخل ہوئے تو اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے ان دنوں پچھلی جماعت کی فیس پانچ روپیہ ماہوار تھی لیکن حق نواز اس کے متحمل نہ ہو سکے لہذا محمد اقبال کا تعلیمی سلسلہ منقطع ہو گیا اور وہ گھر کے کاموں میں اپنے والد کا ہاتھ بٹانے لگے انہیں تعلیم حاصل نہ کرنے کا قلق تھا اس وقت محمد اقبال نے تہیہ کر لیا تھا کہ اگر مستقبل میں اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی تو ملک کے غریب لوگوں کے لئے کوئی اچھا اور نیک کام کریں گے ان دنوں پاکستان بالخصوص آزاد کشمیر کے لوگ روزگار کے لئے برطانیہ کا رخ کرتے تھے۔ حق نواز نے اپنی اولاد کے بہتر مستقبل کے لئے اپنا سارا اثاثہ جو ایک بیل کا جوڑا تھا اسے فروخت کر کے، مویشی بیچے اور محمد اقبال کو برطانیہ بھیجا۔ محمد اقبال لندن آئے تو دل لگا کر کام شروع کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ خدمت خلق کے جذبات بچپن سے ان کے دل میں تھے لیکن وسائل کی کمی اور غربت کے باعث کچھ نہ کر سکے 1960ء میں لوگ بڑی تعداد میں برطانیہ آ رہے تھے چنانچہ انہوں نے بھی غربت سے نجات حاصل کرنے کے لئے برطانیہ آنے کا تہیہ کر لیا ان کے والدین نے گھر کی بیشتر چیزوں کے علاوہ زمین فروخت کر کے انہیں برطانیہ بھجوایا اقبال یہ ارمان دل میں بسائے ہوئے تھے کہ ایک دن جب وہ کسی قابل ہوئے تو غریبوں کی مدد کریں گے بیٹے کی ان کے رشتہ داروں نے انہیں برطانیہ بھیجنے کے لئے مدد کی تھی۔

اقبال 1961ء میں ولایت آئے اس وقت یہاں کوئی مسجد تھی اور نہ ہی کوئی ایسا ادارہ جو مذہبی امور میں رہنمائی کا کام سرانجام دے سکے تارکین وطن میں چند دین دار لوگوں کی خواہش تھی کہ یہاں مساجد تعمیر ہوں جہاں وہ اپنے مذہبی فرائض ادا کر سکیں اور دینی تعلیم پر چل سکیں اکثر لوگ دیہات سے آئے ہوئے تھے اور ان کی دینی تعلیم و تربیت بھی تھی چنانچہ سب سے پہلے لندن میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی اقبال نے بھی اس کمیٹی میں شمولیت اختیار کر لی کمیٹی میں موجود اکثر لوگ ہفتے میں چھ دن کام کرتے اور چھٹی کے دن لوگ گھر گھر جا کر چندہ جمع کرتے کچھ عرصہ اقبال نے بھی کام کیا پھر یہاں کے حالات سے مایوس ہو کر ڈنمارک چلے گئے۔ وہاں سے پاکستان کا رخ کیا ان دنوں دینہ میں ڈاکٹر شوکت دینہ سنٹر میں کام کرتے تھے اور "بجوہ ضلع جہلم" حاجی محمد شریف اعوان بھی ان کے ساتھ تھے حاجی محمد شریف اور ان کے دوستوں نے ایک فلاحی تنظیم بنا رکھی تھی جس کے ذریعے وہ غرباء کے کام کرتے تھے انہوں نے اقبال کو بھی ان کی تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی۔ چونکہ برطانیہ میں چند تنظیموں نے فراڈ کئے تھے اس لئے محتاط منتظم کے طور پر اقبال نے تنظیم کی رجسٹریشن اور انتظامی امور کے بارے میں معلومات حاصل کیں کیونکہ اقبال نہیں چاہتے تھے کہ کسی ایسے کام میں ملوث ہوں کہ ان کی عزت پر حرف آئے۔

حاجی محمد شریف اعوان اور ڈاکٹر شوکت نے کمال مہربانی سے انہیں تنظیم کی رجسٹریشن اور تنظیمی ڈھانچے کی تفصیلات دکھائیں اس طرح حاجی اقبال ان کی قائم کردہ انجمن "بہبود مریضاں دینہ ضلع جہلم" میں شامل ہو گئے انہوں نے باقاعدہ انجمن کی ممبر شپ لی اور کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی اس وقت 1990ء میں جب انجمن کی میٹنگ جاری تھی حاجی اقبال کی جیب میں پانچ سو پونڈ تھے انہوں نے جیب سے ایک سو پونڈ نکال کر انجمن کو دیئے اور تھوڑی دیر بعد احساس ہوا کہ یہ تو بہت کم رقم ہے چنانچہ انہوں نے ایک سو اور دیئے اس طرح چندہ کرتے کرتے میٹنگ برخاست ہونے سے قبل وہ سارے پونڈ یعنی پانچ سو پونڈ انجمن کو بطور چندہ دے چکے تھے۔

ایک میٹنگ میں انجمن کے عہدیداروں نے بتایا کہ پاکستان میں چندے کی فراہمی بہت مشکل ہے جب کہ یورپ اور بیرون ملک میں لوگ نسبتاً آسودہ زندگی گزارتے ہیں اور چندہ دے کر اپیل پر مدد کرتے ہیں اس لئے اگر یورپ سے چندہ اکٹھا کیا جائے اور اس سے ایک ایمبولینس خریدی جائے تو یہاں علاقے کے عوام کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ ہنگامی صورت میں مریض کو دوسرے شہر میں علاج معالجے کے لئے لے جانے کی مشکل ہوتی ہے ایمبولینس کی موجودگی میں بروقت طبی امداد بہم پہنچانے سے کئی جانیں بچ سکتی ہیں حاجی اقبال نے چندہ کی فراہمی کا بیڑہ اٹھایا اور واپس ڈنمارک چلے گئے ان دنوں ایک خاتون حاجی غلام مصطفیٰ صاحب ہم وطن ریڈیو چلا رہے تھے اقبال ان سے ملے اور ان سے تعاون چاہا کہ وہ اپنے ریڈیو سے چندے کا اعلان کریں حاجی صاحب سیدھے سادے بزرگ تھے انہوں نے کہا بھائی ہم نے ریڈیو چلانے کا لائسنس لے لیا ہے اب جس کا کام کرنے کو جی چاہتا ہے آئے اور خود کام کرے ہمارے پاس باقاعدہ [illegible] خود اعلان کرنے سے قاصر ہوں الغرض حاجی اقبال خود ریڈیو سٹیشن پر پہنچے ریڈیو پر لوگوں کو اپنی انجمن کے بارے میں بتایا اور امداد کی اپیل کی لوگوں نے ان کی اپیل کو سراہا اور دوسرے دن انجمن [illegible] معلومات لئے "ریڈیو ڈنمارک" کی اردو سروس کے انچارج جناب [illegible] ملک صاحب تھے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے اردو سروس کی نشریات کے دوران "انجمن بہبود مریضاں دینہ" کے متعلق پروگرام نشر کیا انجمن کا اکاؤنٹ نمبر بتایا لوگوں نے چندہ دیا حاجی اقبال نے بتایا کہ خود محمد آصف مدیر "شاہین انٹرنیشنل" یاروں کے یار ہیں، انہوں نے اپنے رسالے میں کئی بار اس موضوع پر مضامین لکھے ہیں [illegible] شکر گزر رہوں۔

حاجی اقبال نے گھر گھر جا کر لوگوں سے چندہ مانگا اس طرح دو ماہ کے اندر اندر انہوں نے دو لاکھ روپیہ جمع کر لیا اور انجمن کے عہدیداروں کو اس کی اطلاع دی اور پوچھا کہ ڈنمارک سے ایمبولینس روانہ کی جائے یا دو لاکھ روپیہ ان کا مشورہ تھا کہ نقد رقم دی جائے کیونکہ وہ پاکستان سے نسبتاً کم قیمت پر ایمبولینس خرید لیں گے چنانچہ حاجی اقبال نے دو لاکھ روپیہ انجمن کو بھیج دیا اس وقت محمد افضل ایم این اے تھے لوگوں کے بہت کام آتے تھے انہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر ایک لاکھ [illegible] ہزار روپے میں ایمبولینس خرید کر دی اور باقی [illegible] ہزار روپیہ تنظیم نے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے رکھ لیا۔

حاجی اقبال کی یہ جدوجہد قابل تعریف تھی کہ انہوں نے گھر گھر چندہ مانگنے کے ساتھ ساتھ ڈنمارک کے مختلف شہروں کی دکانوں پر چندے کے ڈبے رکھ دیئے کہ لوگ حسب استطاعت جب چاہیں [illegible] ان کی یہ ترکیب بھی خاصا کامیاب رہی اسی دوران کچھ حضرات نے تجویز پیش کی کہ غریبوں کی آنکھوں کے مفت آپریشن کے لئے بھی کام کیا جائے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر حاجی اقبال نے اس میدان میں کام شروع کیا آنکھوں کے پہلے آپریشن کیمپ کے لئے انہوں نے ڈنمارک سے رقم فراہم کی جس کی مدد سے 300 سے 350 آپریشن کئے گئے پھر تو یہ سلسلہ چل نکلا پچھلے تین سال انہوں نے ہر برس آپریشن کیمپ لگوایا [illegible]

حاجی اقبال نے بتایا کہ آنکھوں کے آپریشن کے دوران [illegible] تنظیم کا کام دیکھا اور خوش ہو کر [illegible]

غریب لوگوں کی آنکھوں کے آپریشن کی مد میں اور ایک لاکھ روپیہ دستکاری سکول کے قیام کے لئے دستکاری سکول کی عمارت کے لئے حاجی محمد رفیق صاحب نے اپنا مکان دیا جب کہ حاجی اقبال نے اپنی گرہ سے بارہ عدد سلائی مشینیں خرید کر دیں۔

چوہدری محمد اشرف اور حاجی محمد حسین کے مشورہ سے دستکاری سکول بڑی زور و شور سے قائم کیا گیا اس وقت بٹ صاحب نے مزید پونے دو لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا دستکاری سکول کے کھلنے سے ایمبولینس اور آنکھوں کے آپریشن کے اخراجات بڑھنے لگے جس کے لئے چندوں کی فراہمی کا کام زور و شور سے شروع کیا گیا آنکھوں کے آپریشن اور دستکاری سکول کی کامیابی سے حوصلہ پا کر انجمن کے عہدیداروں نے ہسپتال کی تعمیر کے لئے غور و خوض شروع کیا ظاہر ہے کہ ہسپتال کے لئے بنیادی طور پر زمین اور پھر آلات اور دیگر سازو سامان کی دستیابی کا مسئلہ درپیش تھا ڈاکٹر شوکت صاحب نے ضلع جہلم سے باہر کی اور درخواست کی کہ کسی ایسی جگہ ہسپتال قائم کیا جائے جہاں ہسپتال کی تعمیر کے لئے جگہ دی جائے چنانچہ طے پایا کہ ہسپتال کی عمارت انجمن تعمیر کرے گی ہسپتال کے عملے کی تنخواہیں حکومت کی ذمہ داری ہوگی اور ادویات اور آلات کی فراہمی انجمن کے ذمہ ہوگی اگر انجمن کے اراکین کام نہ چلا سکیں تو حکومت تعمیر شدہ عمارت اپنی تحویل میں لے کر استعمال کر سکتی ہے اور یہ بھی طے پایا کہ عمارت کی دیکھ بھال ضلعی انتظامیہ کرے گی جب تک یہ عمارت انجمن کی تحویل میں رہے گی کوئی حکومتی ادارہ ہسپتال کے روز مرہ کے کاموں میں مداخلت کا مجاز نہ ہوگا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ 1990ء سے اب تک انجمن دو ہزار ایک سو اکہتر غریبوں کی آنکھوں کے کامیاب آپریشن کر چکی ہے گیارہ ہزار پانچ سو پچاس مریضوں کی آنکھوں کا مفت معائنہ ہو چکا ہے اس کے ساتھ انجمن نے ٹی بی اور دیگر امراض کے علاج کے لئے مفت ادویات فراہم کی ہیں اب حکومت پنجاب نے ادویات کی فراہمی اپنے ذمہ لے لی ہے حاجی اقبال نے بتایا کہ [illegible] خاندان کے افراد بھی اس فلاحی کام میں ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں ان کے سب سے بڑے بیٹے [illegible] اقبال نے اکاؤنٹس [illegible] ڈگری حاصل کی ہے [illegible] SAS [illegible] اردو، عربی، پنجابی [illegible] حاجی اقبال کی دن رات کی محنت اور مسلسل جدوجہد [illegible]

وہ خدمت خلق میں مصروف ہے اس کا ارادہ ہے کہ وہ محتاج لوگوں کے لئے مکانات تعمیر کرائے۔ میں نے پوچھا کیا علاقے کے سیاسی لوگوں نے آپ کو تعاون مہیا کیا حاجی اقبال نے بتایا کہ موجودہ ناظم چوہدری فرخ الطاف صاحب نے اقبال آئی بلاک کے لئے حکومت سے زمین دے کر دی اس کے علاوہ ان کا کوئی تعاون نہیں رہا محمد افضل سابق ایم این اے کی وساطت سے ایمبولینس خریدی تھی جس کی وجہ سے انجمن کو [illegible] ہزار روپے کی بچت ہوئی تھی پاکستان میں بہت متمول لوگ موجود ہیں لیکن یہ زیادہ مالی امداد نہیں دیتے بلکہ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے دیکھتے ہیں ان میں احترام کا فقدان ہے پاکستان میں کوئی سو روپیہ چندہ دے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے جب کہ یورپ میں بسنے والے کھلے دل سے مدد کرتے ہیں۔

یورپ میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر میرے انٹرویو نشر کئے گئے جن کا ماحصل خاطر خواہ رہا آنحضور کا ارشاد ہے کہ جتنی بھوک ہے اس سے ایک دو لقمے کم کھائیں یہ صحت کے لئے اچھا ہے اور کم کھانے سے جو رقم بچے وہ غریبوں میں بانٹ دیں اللہ تعالیٰ ایسے کاموں سے خوش ہوتا ہے۔

چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ چونکہ میں دینہ کا رہنے والا ہوں اس لئے انجمن کا نام اور مقام دینہ میں ہی ہے پہلے انجمن کا نام "انجمن بہبود مریضاں دینہ ضلع جہلم" تھا اب لوگوں کی کنفیوژن دور کرنے کے لئے [illegible] نام "گفٹ آف سائٹ" رکھا [illegible]

کئی سال کی پیدائش [illegible] حاجی اقبال نے [illegible]

www.giftofsight.info